مدیران : اندریاس بشتیہ – طاہر محمود

تعلیم برائے مساوات

ناانصافی اور عدم رواداری کا سدباب

اردو ترجمہ زیر نگرانی

پروفیسر خواجہ عبدالمنتقم

ویانا بین الاقوامی مسیحی و اسلامی گول میز مذاکرات چہارم

29 جون تا 2 جولائی 2006ء (موڈلنگ)

مشمولات

پیش لفظ — پروفیسر طاہر محمود — 7

۱۔ ناخواندگی اور بنیادی تعلیم تک رسائی — صالحہ ایس محمود — 10
سوالات و مداخلات

۲۔ یورپی یونین کے اسکولوں میں مذہبی اقدار میں ارتباط — رچرڈ پوٹز — 30
سوالات و مداخلات

۳۔ مذہبی کتابوں اور جدید قوانین میں تعلیم کا حق — طاہر محمود — 49
سوالات و مداخلات

۴۔ عیسائیت اور اسلام میں تبلیغ اور تعلیم: ایک قدیم تصور — جارج خضر — 74
سوالات و مداخلات

۵۔ تعلیم اور ذکورواناث — عائشہ بیلا ربی — 94
سوالات و مداخلات

۶۔ وسطی ایشیا میں مذہبی تعلیم — گوگا ابرار وش حید یاطوف — 137
سوالات و مداخلات

۷۔ مذہبی تعلیم اور تشخص سوالات و مداخلات	محمد مجتہد شبستری	152
۸۔ انصاف کی تعلیم کا حصول سوالات و مداخلات	انگیبورگ گیبریل	164
۹۔ انسانی حقوق کی تعلیم سوالات و مداخلات	ارمگارڈ ماربو	186
۱۰۔ مذہبی کثرت الوجود کے تناظر میں تعلیم سوالات و مداخلات	عادل تھیوڈور خوری	214
۱۱۔ بنیاد پرستی پر قابو پانے کے لئے تعلیم سوالات و مداخلات	ناصرہ اقبال	238
۱۲۔ گول میز کانفرنس کے شرکاء		262

پیش لفظ

نئی صدی کے آغاز سے ہی دنیا کے حالات اور آئندہ رونما ہونے والے واقعات نے ''ویانا بین الاقوامی مسیحی و اسلامی گول میز مذاکرات'' کو جلا بخشی ہے۔ مستقبل میں انسانی برادری کو درپیش آنے والے چار بڑے مسائل - عدم رواداری، تشدد، غربت اور ناانصافی- کی شناخت کر لینے کے بعد ہم نے اپنے چوتھے اجلاس میں ''تعلیم برائے مساوات: ناانصافی اور عدم رواداری کا سدباب'' موضوع کو زیر بحث لانے کا فیصلہ کیا۔ ہم نے یہ بات شدت سے محسوس کی کہ عالمی پیمانے پر بڑی سماجی ناانصافی کا جواب تعلیم ہی ہوگا، خصوصی طور پر آج کی دنیا میں پائی جانے والی جنسی تفریق کے تناظر میں۔

لہٰذا گول میز کے تمام شرکاء نے اپنے انفرادی نظریات اور مختلف تجربات کی روشنی میں تعلیمی میدان کے اہم مسائل کا جواب دینے کی کوشش کی۔ اس وسیع پروگرام نے ان تمام امور کا احاطہ کیا جو ہماری مشترکہ حساسیت کے جذبے کو فروغ دینے کی کوشش کے لیے اور ساتھ ہی مشترکہ چیلنجز کا سامنا کرنے کی فضا قائم کرنے کے لیے خاص اہمیت کے حامل تھے تاکہ امن اور انصاف کے پرچم تلے ایک نئے عالمی نظام کی راہ ہموار کی جا سکے۔ وہ تمام اہم امور کو جن موضوعات کے تحت زیر بحث لایا گیا وہ ہیں مذہبی کثرت الوجود کے تناظر میں تعلیم، مذہبی کتابوں اور جدید قوانین میں تعلیم کا حق، ناخواندگی اور بنیادی تعلیم تک رسائی، تعلیم اور ذکور و اناث، مذہبی تعلیم اور تشخص، عیسائیت اور اسلام میں تبلیغ اور تعلیم، یورپی یونین کے اسکولوں میں مذہبی اقدار میں ارتباط، وسطی ایشیا میں مذہبی تعلیم، انصاف کی تعلیم کا حصول، انسانی حقوق کی تعلیم، اور بنیاد پرستی سے نجات حاصل کرنے کی تعلیم۔ ان تمام موضوعات پر تفصیلی بحث ہوئی، بہت سی تجاویز اور جدید نظریات سامنے آئے اور وہ نتائج اخذ کئے گئے جن کی بنیاد پر حالات کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

ایک پرعزم قدم مزید آگے بڑھانے کے لیے اس بار گول میز کانفرنس کے شرکاء کو اس بات کی

دعوت دی گئی کہ وہ اپنے ملک کے طلبا کو بھی ساتھ لائیں تا کہ اگلی نسل صحیح وقت پر کماحقہٗ وہ کام انجام دے سکے جو ہم ویانا کے مشترکہ مذاکرات کے ذریعے کئی برسوں سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یونیورسٹی آف ویانا نے بھی ہمارے اس خیال کی پذیرائی کی اور جزوی طور پر اس کی حمایت آسٹریا کی وزارت برائے سائنس اور تحقیق نے بھی کی اور 'وِیسیر وٹا سمر اسکول 2006' عنوان کے تحت حتمی طور پر ایک رہنما منصوبہ تیار کیا گیا۔ یونیورسٹی آف ویانا میں وائس ریکٹر ڈاکٹر آرتھر میٹنگر کے ذریعے ویسیر وٹا پروفیسران اور طلبا کے لیے ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا۔ لہٰذا اس یونیورسٹی کی دیکھ ریکھ میں آئندہ برسوں میں ہماری مشترکہ گفتگو کی پیش قدمی کو جاری رکھنے کے لیے دروازے کھول دیے گئے۔

اس نئی صدی کے آغاز میں ہم جس چیز کا مشاہدہ کر رہے ہیں اور جو کہ نا قابل تبدیل انداز میں اور نا قابل مزاحمت طور پر مسلسل جاری ہے، وہ ہے اس کرۂ ارض پر رہنے والے بے شمار افراد کے لیے زندہ رہنے کے مشترکہ مقام کی طرف گامزن ایک نامعلوم عالمی منظر نامہ، جس کی شناخت عام طور پر 'عالم کاری' (globalization) جیسی پرکشش اصطلاح کے ذریعے کی جاتی ہے۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ مختلف علاقوں میں انسان کلچر اور مفاد کے تئیں تکنیکی اور جسمانی طور پر ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں جو کہ امن وسلامتی اور خوش حالی کی صورت میں ہی ممکن ہوتا ہے، ہمیں فوری طور پر ایسی ذہنیت کی ضرورت ہے جو تمام ممالک اور کرۂ ارض کے تمام لوگوں کے دل و دماغ میں مثبت تبدیلی لائے۔ ذہنی قربت کے بغیر، یعنی باہمی احترام اور سمجھ بوجھ، امداد و تعاون کے بغیر جسمانی قربت بے انتہا کشیدگی اور جھگڑے فساد کی شکل میں سامنے آئے گی جس کی وجہ سے عالمی پیمانے پر تنازعات پیدا ہوں گے۔ بالفاظ دیگر، عالم کاری کے عمل کو انسان کے حق میں بہتر بنانے کے لیے ہمیں تمام چیزوں سے اوپر اٹھ کر ایک ایسے مذاکرہ کی ضرورت ہے جو حصہ داری پر مبنی ہو، یعنی عالمی پیمانے پر مذاکرات کا ایک ایسا عمل جو تہذیبوں اور مذاہب، افراد و گروہ، متعدد سماجی اور مفاداتی طبقات وغیرہ کے درمیان ہر سطح پر ہو، جس کے بغیر باہمی قربت کی امید کرنا ایک خواب و خیال ہوگا۔ اس پر عمل پیرا ہونے کے لیے ہمیں باہمی گفت وشنید کا ایک ایسا ماحول بنانا ہوگا جو گفت وشنید کو محض دانشوری اور تعلیم

کا ایک عمل نہ ثابت کرتا ہو بلکہ جو مستقبل میں انسانوں کے وجود کے لیے اہمیت کا حامل ہو۔

گول میز کانفرنس کے اس چوتھے اجلاس میں ہم ایک بار پھر اس دنیا میں امید کی ایک شمع روشن کرنا چاہتے ہیں جہاں اب بھی ایک دوسرے پر متعدد الزامات لگائے جاتے ہیں، ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو پریشان کرتا ہے، اور ان تاریخی واقعات کو بنیاد بنا کر جو کہ ہمارے ذہنوں میں اب بھی محفوظ ہیں ایک دوسرے کے ساتھ شمشیر بکف رہتے ہیں۔ ہم اپنے ماضی کی کڑوی باتوں کو بھلانے کی کوشش نہیں کرتے اور نہ ہی ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری یہی دعا ہے کہ یہ اجلاس اور اس میں ہونے والے ہمارے باہمی مذاکرات مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے سماجی انصاف، اخلاقی اقدار، امن وسلامتی اور تمام افراد کی آزادی کے مقاصد کو حاصل کرنے کی مشترکہ کوشش ثابت ہو۔

چوتھے وسیروٹا اجلاس اور اس کے ساتھ ہونے والے 'سمر اسکول 2006' کو منعقد کرنے میں پوری طرح تعاون فراہم کرنے کے لیے ہم آسٹریا کی سائنس اور تحقیق کی فیڈرل وزارت کے شکر گزار ہیں۔ اس کے علاوہ ہم سینٹ گیبریل انسٹی ٹیوٹ کی پیٹرا گیرل، گرٹروڈ گروبر اور بریگیٹ سون برگر پر مشتمل تجربہ کار اور پوری طرح قابل اعتبار ٹیم جس نے ہمارے اس اجلاس کو کامیاب بنانے اور اس کی روداد کو شائع کرنے میں اپنا پورا تعاون دیا، کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اندریاس بشتیہ - طاہر محمود

نئی دہلی، اکتوبر 2007